ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.4 2023

خرم سہیل بہ حیثیت متر جم

Khurram Sohail as a Translator

ڈاکٹر صائمہ اقبال
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی ،فیصل آباد
ڈاکٹر پروین اختر کلو
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی ،فیصل آباد
عائشہ مجید
ایم فل اسکالر، شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونیورسٹی ،فیصل آباد

Abstract:

Translation is the only means through which people from far and near can communicate, , express thoughts, feelings and emotions. It would have stopped, which would have ended the existence of the colorful universe. Khurram Sohail as a translator is one of the most unique translators, although there are some difficulties in the way of Khurram Sohail's translation, but his practice, hard work and rigor in translation speak volumes. His own style draws the reader towards him, he captures the pulse of the reader even while translating and plays with his psychology, his prose is also smooth. Khurram Sohail is a journalist by profession, but his work as a translator has also come to the fore. He has translated Kitchen, a novel included in the modern literature of Japan. How extensive is the study of the representative of Japan's modern literature and the famous novelist "Bananayoshi Moto" has written this novel, which has been translated into Urdu by Khurram Sohail.This article presented Khurram Sohail as a good Translator.

Key words:

Khurram Sohail, Translator, Japan's modern literature, famous novelist "Bananayoshi Moto" Kitchen translated by Khurram Sohail.

خر مسہیل کی ادبی حیثیت بطور مترجم پر کھنے سے پہلے تر جمہ کے معنی و مفہوم سے آگا ہی اور تر جمہ کی روایت سےآشنائی نہایت ضروری ہے ۔

تر جمہ کیا ہے ؟

تر جمہ کے لغوی معنی ’’دوسری زبان میں بدلنا ‘‘ کے ہیں ۔ اصطلاحی معنونمیں تر جمہ کی تعریف کچھ یوں ہے :

’’کسی ایک زبان میں بیان شدہ مضامین ، موضوعات، خیالات ، اور مطالب کو کسی دوسری زبان میں منتقل کر نے کا نام تر جمہ ہے۔‘‘

’’فر ہنگ عامرہ‘‘ کے مولف محمد عبداللہ خوشیگی رقم طراز ہیں :

’’ترجمہ کے معنی تصبیروتشریح ‘‘ تذکر ہ کے ہیں۔‘‘(1)

مولوی عبدالحق کی " انگر یزی اردو لغت کے مطابق :

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.4 2023

’’تر جمہ کے لیے لفظ (Interpretation Translation)
خیالات کو ایک زبان سے دوسر ی زبان میں منتقل کرنا۔‘‘(۲)

مر زا حامد بیگ ’’فن تر جمہ نگاری ‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’ترجمہ نا ممکن کو ممکن بنانے کی سعی ہے۔‘‘(3)

ترجمہ کا بنیادی مقصد ا صل متن کے خیال و مفہو م کی منا سب ادائیگی ہے ۔ ا لفاظ کا صحیح استعمال بڑی اہمیت رکھتا ہے ۔متر جم کی کا میابی کیلئے ضر وری ہے کہ وہ دوبارہ طبع ذہین ہو اور اس نے اصل متن کی رو ح کو پالیا اور پھر اصل اپنے مزاج کے مطابق نیاقالب دینے پر قادر ہو۔ تر جمہ ایک ایسی صنف نثر ہے جو ایک زبا ن کے جذبات ، احساسا ت ، واقعات اور تجربات کو دوسری زبان میں منتقل کرنے کا نام ہے ترجمہ ایک قوم کی تہذیب و ثقافت رسوم ورواج اور بول چال کو دوسری قوم میں منتقل کر نے کا نہایت اہم ذریعہ ہے ۔

ترجمہ کی ضرورت واہمیت :

ترجمہ ہی ایک واحد ذریعہ ہے،جس ذریعے دور نزدیک کے لوگوں کا آپس میں رابطہ ، لین دین ، ا ظہار خیال تعلقات احساسات اور جذبات کی بقا ممکن ہو تی ہے اگر تر جمہ کا وجو د نہ ہو تا تولوگوں کی زندگی ایک خطے تک محددو ہو کر رہ جاتی جس سے ر نگینی کائنات کا سر ے سے وجود بھی ختم ہو جاتا ۔

بین الاقومی سطح پر اگر ترجمہ کو نہ لا یا جا تا تو تقا ضوں کا آپس میں لین د ین ختم ہو جا تا ۔ا نسان ا ور انسان ،قو م اور قوم کے درمیان بہت سی دیو ار قوت توڑنے کیلئے جو ہتھیار کا رگرہیں ۔ان میں سے ایک ہتھیارترجمہ ہے۔یہ بات اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ ترجمہ ایک مسلمہ حقیقت ہے ۔گوترجمہ کو صنف کے مقابلہ میں اب تک حقیرسمجھاجاتا ہے۔

ڈاکٹرعبدالحق یو ں لکھتے ہیں :

’’جس طرح یو نان کا اثرروما اور دیگراقوام یورپ پربڑاہے۔جس طر ح عرب نے عجم اور عجم نے عرب کو فیض پہنچایاہے۔ جس طرح اسلام نے یورپ کی تاریکی اور جہالت کو مٹاکرعلم کی روشنی باہم پہنچا ئی۔ اس طر ح آج ہم بھی بہت سی باتوں میں مغرب کے محتاج ہیں ۔ یہ قانون عالم ہے جو یوں ہی جاری رہا اور جاری رہے گا، دیے سے دیا جلتارہےگا ۔ جب کسی قوم کی نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے اور وہ آگے قدم بڑھانے کی سعی کرتی ہے تو ادبیات کے میدان میں پہلی منزل ترجمہ ہوتی ہے۔‘‘(4)

ترجمہ خواہ ادبی ہو یا علمی ،اس میں ضرورت ایک ہی قسم کی استعد ادکی ہے ۔ یعنی حقیقی مناسب کی تلاش اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ انسان میں غیر معمولی اور تیر بہرف فہم وفراست ہو ، جو کسی بات کے مالہ و ماعلیہ کو فورابھانپ لے ، مفہو م کو سو فیصد صحیح تشخص اور تعین کر ے اور پھر اسے ویسے ہی بر جستہ اور بر محل الفاظ /اسلوب میں ادا کرئے ۔ ’’فن تر جمہ نگاری ‘‘ میں خلیق ا نجم یو ں بیا ن کر تے ہیں :

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.4 2023

''ترجمہ بڑا مشکل کام ہے یہ نگینہ چڑنے کا فن ہے جوبڑی مہارت اور ریاضت چاہتاہے ایک زبان کے معانی اور مطالب کو دوسری زبان میں اس طرح منتقل کرنے کے لیے کہ اصل عبارت کی غوبی اور مطلب جوں کاتوں باقی رہےدونوں زبانوں پر یکساں قدرت کی ضرورت ہوتی ہے۔''(5)

ترقی کر نے کے لیے ترقی یافتہ قوموں اور ملکوں سےسیکھنا اور ان کے طور طر یقے علو م و فنون کو سیکھنا نہایت ضروری ہے۔ہر قوم دو سر ی قو م سے لین د ین کر تی ہے ۔ ا ن مختلف طر یقوں میں سےایک طریقہ ترجمہ کاہے ۔ ترجمہ کے ذریعے دوسری زبانو ں کے خزانوں کےتمام تابعدار ذہنوں کو ا پنی زبا ن کے سانچے میں ڈال لیاجاتاہے ۔ ترجمہ نگار کو زبان پر مکمل عبور حاصل ہونا چاہیے متر جم کا نہ صرف اپنی زبان پر مکمل عبور حاصل ہو بلکہ اس زبان پر بھی مکمل دستر س ہو جس زبان کا ترجمہ کرنا ہے متر جم کا مطالعہ بھی وسیع ہو نا چاہیے ۔ زبا ن اسی قدر پختہ ہو گی جس قدر مطالعہ زیادہ ہو گا ۔ جب تک متر جم کا مطالعہ و سیع نہیں ہوگا اسے ہر قسم کےاموزواقاف سے آگاہی نہیں ہوتی تو اس کا ترجمہ کامیا ب نہیں ہو سکتا ۔مترجم کا ذخیرہ الفاظ محددو نہ ہو بلکہ وسیع ذخیرہ الفاظ ہو پھر ہی صحیح تر جمہ کرپائےگا۔

خر م سہیل:

خرم سہیل پیشے کے لحاظ سے تو ایک صحافی ہیں لیکن بطور مترجم بھی ان کا کا م منظر عام پر آچکاہے انہو ں نے جاپان کے جدید ادب میں شامل ایک ناول کچن کا ترجمہ کیا ہے، جس کو پڑ ھنے سے معلو م ہوتا ہے ان کا مطالعہ کس قدر وسیع ہے۔ جاپان کے جدید ادب کی نمائندہ اور مشہور نا ول نگار ''باناناپوشی موتو '' نے یہ ناول لکھاہے، جس کا اردو ترجمہ خرم سہیل نے کیاہے ۔

باناناپو شی موتو :

اس مقبو ل ناو ل ''کچن" کی نا ول نگا ر " باناناپوشی موتو'' کا تعلق جاپان سے ہے ۔ جہاں ناول تخلیق کر نے والے کئی بڑے نام پیداہو ئے ۔ جن میں2 نوبیل انعام یافتہ ناول نگار ''سوناری کاواباتا'' اور ''کنزر ابو روئے''بھی شامل ہیں ۔ جاپانی ادب کے عہدجدیدمیں ان ادبیوں کی تحریریں پڑھنے والوں کوسحر میں مبتلا کردیتی ہیں ۔

'' بانا ناپوشی موتو '' جاپان کے شہر ٹوکیومیں پیدا ہوئیں ان کے والد اور بہن جاپان کے مقبول کا ر ٹونسٹ ہیں۔ لبرل ماحول میں پرورش پائی ۔ یونیورسٹی سے گر یجویشن کیا ۔ اد ب کو خاص طور پر پڑھا۔بانانا یوشی موتوکی پھولوں سے محبت ان کے نام کا حصہ بن گئی۔ 1986ء میں انہوں نے ''مون لائٹ شیڈو'' لکھ کر پیشہ ورانہ ادب کی بنیاد رکھی ۔ اب تک تقریباً 12ناول لکھے ہیں،جن کے تراجم دنیا کی کئی زبانوں میں ہو ئے ۔ان کےناولوں کو انعامات سے بھی نوازا گیا ۔

''باناناپوشی موتو ،نے یہ ناول جاپانی زبان میں لکھا اوریہ ان کے دیگر ناولوں سے زیادہ مشہور ہوا ۔ کئی زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے اور مختلف ممالک سے شائع کیاگیا۔ جن ممالک کی زبانوں میں یہ ترجمہ ہوا ان میں فرانس ، یونان ، سویڈن، اسپین ،نیدرلینڈ،ناوے ،روس ،فن لینڈ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.4 2023

،کوریا،چین ،ہانگ کانگ ، تھائی لینڈ،تائیوان ،ویت نام، اسرائیل ، ترکی ، امریکا شامل ہیں ۔جاپان میں اس ناول پر فلمیں بن چکی ہیں ۔اس کے علاوہ یہ ناول بے شمار ادبی اعزازات بھی اپنےنام کر چکاہے۔خرم سہیل اس ناول کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

> ’’بانا نایوشی موتونےکچن کے موضوں کو لطیف پیرائے میں لکھا۔ناو ل کو پڑھے ہو ئے گمان ہوتاہے، جیسےیہ ہمارے معاشرہ کی کہانی ہے۔اس کہانی کا مر کزی کردار میکاگے ساکورائی لڑکی کاہے۔جو مزاج کے لحاظ سے آرٹسٹ ہے اوردنیا کومختلف نظر سے دیکھتی ہے ۔‘‘(6)

ناول کچن کی ادیبہ بانا نایوشی موتو ، جاپان کی باصلاحیت لکھا ریوں میں سے ایک ہیں ۔ انہوں نے کچن ناول جاپانی زبان میں لکھااور یہ سب سے زیادہ مشہور ہوا۔ کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ ہونے کے باوجود ہر ممالک نے اس کا نام ہر زبان میں ’’کچن‘‘ہی لکھا ہے ۔کچن ناول کے پیش الفاظ میں خرم سہیل لکھتے ہیں :

> ’’اس ناول کے ترجمے میں مجھے پاکستان میں مقیم چند جاپانی دوستوں کا بھرپور تعاون حاصل نہ ہوتاتوکئی مشکلات در پیش آتیں۔ ان کی وجہ سے یہ کام میں بہت سہولت سے مکمل کرلیا۔‘‘(7)

اس ناول کو لکھتے وقت ناول نگارکے جوتا ثرات تھے وہ کچھ یوں ہے’’بانانایو شی موتو‘‘ کہتی ہیں۔ میں کافی عرصے سےناول کی صنف میں کچھ کہنا چاہ رہی تھی ۔ اس ناول کو میں تب تک لکھتی ر ہتی ، جب تک اپنے دل کی بات اس میں کہہ نہ دیتی۔ یہ ناول اسی شعوری کوشش کے مرحلے سے گزر کر مکمل ہوا ہے ۔ انسان کی نشو ونما ہو یا وہ روکاٹیں ، جن کو عبو ر کر نے کی صلاحیت کسی شخص کی رو ح میں پوشدہ ہوتی ہے ۔ لہذا میں اپنے اندر بر با د ہونے والی مسلسل جنگ لڑنے میں بہتر ہو گی ہو ں، چاہیے وہ با آواز ہو یاخامو ش ، مجھے معلوم ہے،یہ سب کچھ میرے دوستوں کی بدولت ممکن ہو ا اور میں یہ ناول لکھ پائی۔

<u>خرم سہیل بطور متر جم ا یک جائزہ:</u>

خرم سہیل بحیثیت مترجم ایک منفرد ترین صاحبِ اسلوب مترجم ہیں اگرچہ خرم سہیل کی ترجمہ نگاری کی راہ میں کچھ مصائب بھی ہیں لیکن ترجمہ نگاری میں ان کی مشق، محنت اور ریاضت سر چڑھ کر بولتی ہے۔ ان کا اپنا انداز قاری کو اپنی طرف کھینچے ہوئے ہے وہ ترجمہ کرتے ہوئے بھی قاری کی نبض پکڑ لیتے ہیں اور اس کی نفسیات کے ساتھ کھیلتے ہیں، ان کی نثربھی سلیس ہے۔وہ اس ناول کے تعارفی دیباچے میں لکھتے ہیں کہ ۔

"دنیا میں کو ئی عور ت ا یسی نہیں ۔جس کا تعلق کچن یعنی باور چی خا نےسے نہ ہو ،پاکستان میں تو ا کژبا صلاحیت خوا تین خو د کو کچن کا پابند کر لیتی ہیں ۔ یہ ناول بتاتا ہے اگر آپ آرٹسٹ ہیں ، توکچن بھی آ رٹ گیلری بن سکتاہے۔ زندگی کچن کی کھڑکی سے بھی خوبصورت نظر آ سکتی ہے۔ پکوان ا ن کی خوشبو دل جیت سکتی ہے اور کافی کا کپ بھی یادوں کی مہک کو اپنے اندر سموسکتا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.4 2023

ہے بات صرف محسوسات کی ہے ۔ ’’با نانایوشی موتو‘‘ نے اپنے قلم کو انہی جذبات کی روشنائی میں ڈبو کر لکھا ہے۔ یہ ناول جدید جاپان کے طرززندگی کی جھلک بھی دکھاتاہے ۔ دنیا کی تیسری بڑی معاشی طاقت ہونے کے باوجود جاپان کامعاشرہ ایسا ہے۔ جہاں ابھی تک لوگ خواب د یکھتےہیں ۔ ایک دوسرے کے جذبات کی قدر کر تے ہے ۔فطری مناظر کو روح کی گہراہیوں سے محسوس کرتے ہے ۔

اس ناول کا مرکزی کردار ’’میکاگے ساکورائی ہے۔‘‘

مکالمہ نگاری بیان کرنے کا فن خرم سہیل کا خوبصورت ترین ہے ،وہ کسی بھی کردار کے بیانیے میں اپنے ترجمے کے فن سے کردار کےا ندر ہو جاتے ہیں اقتباس ملاحظہ ہو:

> ’’میر ا نام میکا گے ساکو رائی ہے ،میرے والدین کا انتقال تب ہو ا ،جب میں بہت کم عمر تھی ۔داداور دادی نے میر ی پر ورش کی ۔میں ہائی سکول میں تھی تو داد کی وفات ہو گئی۔ان کی رحلت کے بعد میں اور دادی تنہا رہ گئےتھے۔‘‘(8)

میکا گے سا کو رائی کودنیا میں جو جگہ سب سے زیادہ پسند ہے ، وہ کچن ہے، چاہیےوہ کہیں بھی ہو ا ور کسی بھی نوعیت کا ہو ، اگر وہ کچن ہے ، تو ا س کے لیے کشش کا باعث ہے، ایک ایسی جگہ جہاں ہم کھانا بناتے ہیں ،اسے دیکھ کر اس کو اطمینان آ تا تھا ، کچن کے بارے میں اس کےبہت سے نظر یات تھے۔ وہ آئیڈیل کچن اس کو سمجھتی ہے،جو صاف ستھرا ہو، لیکن بے تر تیب اور گندے کچن بھی اسے بے حد پسند ہیں ۔مترجم لکھاری کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ۔

دادی کی اچانک موت کے بعد وہ بالکل اکیلی ہو گئی تو اپنی ارد گرد موجود ہر شے جھوٹی اور بے معنی لگنے لگی۔ دادی کی موت کے بعد اداسی نے جکڑ لیا مگر وہ رو نہیں پاتی تھی۔ اس اداسی کے ساتھ وہ اپنے گدے کو اُٹھتی ہوئی سونے کے لیے فریج کے پاس چلی جاتی ہے۔ فریج کی گنگناہٹ اسے تنہائی کے بارے میں سوچنے سے روکتی تھی۔

یہاں وہ طویل رات گزارتی مگر سکون میں تھی اس امید سے کہ صبح میرے لیے ایک پُر سکون خاموشی کے دریچے کھولے گی، لیکن خرم سہیل اس ناول میں گھریلو زندگی کے مسائل بیان کرتے ہوئے ترجمہ نگاری کے فن سے کائنات کے مکافاتی عمل کو بھی بیان کرتے ہیں:

> میں صرف ستاروں کے نیچے سونا چاہتی تھی
> میں صرف صبح کی روشنی میں جاگنا چاہتی تھی
>
> ان کے علاوہ میں صرف بے جان تھی
> مگر ایک بہتے ہوئے دریا کی طرح(9)

وہ اس اداسی میں اپنی زندگی نہیں گزارنا چاہتی تھی اس لیے حقیقت کو تسلیم کیا اور جودادی دولت چھوڑ کر گئی تھیں، اس کے بارے میں سوچنے لگی داد نے کافی دولت اس کے لیے چھوڑی ہوئی تھی اور وہ جس فلیٹ میں رہتی تھی وہ کافی بڑا تھا ایک شخص کے رہنے کے لیے۔ وہ کوئی مناسب، چھوٹا اور کم قیمت فلیٹ کی تلاش میں تھی۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.4 2023

اس کو کچن سے اتنا پیار تھا کہ دن رات کچن میں سوتی تھی آخر کار اس کو فلیٹ مل ہی گیا وہ سوچ رہی تھی کہ اب سامان کیسے منتقل کروائے ،یہ کتنا تھکا دینے والا کام ہے اس کشمکش کی حالت میں ٹیلی فون کی گھنٹی بجی، پھر اچانک سے دروازے کی گھنٹی بجی۔ خدا کا شکر ہے کوئی ڈاکو نہیں۔ یوایچی تانا کھڑا تھا۔

یوایچی میری ہی یونیورسٹی میں پڑھتا ہے۔ وہ ایک اچھا اور نیک دل لڑکا تھا۔ مجھ سے عمر میں ایک سال چھوٹا تھا اس نے مجھے اپنے گھر آنے کو کہا آپ آج شام سات بجے کے قریب آ جائیں اور اپنے گھر کا پتہ بھی مجھے دے دیا اور کہنے لگا میں اور امی آپ کی آمد کے منتظر رہیں گے۔ یو اپچی تانا بے کو دادی کے انتقال سے پہلے نہیں جانتی تھی ،میکا گے دادی کی میت کو آگ لگاتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ آنکھیں زیادہ آنسو بہہ جانے کی وجہ سے سوکھ چکی تھیں ۔میگا کو محسوس ہوا دادی کے لیے میری محبت اس لڑکے کی محبت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھی۔

میگا گے کے فلیٹ سے یو ایچی تانا بے خاندان کے گھر تک کے درمیانی فاصلے میں ایک پارک آتا تھا، جس کا نام ’’چیو اور پارک‘‘ تھا۔ میگا نے اس کے بلند قامت فلیٹس کی عمارت دیکھی تو سوچا، دسویں منزل سے رات کا نظارہ کتنا خوبصورت ہو گا۔ یہ سوچتے ہوئے وہ یوایچی کے فلیٹ تک پہنچ گئی۔

میکا گے نے گھنٹی بجائی، یوایچی نے دروازہ کھولااور میکاگے کو دیکھ کر کہا ’’آئیے‘‘ شکریہ کہہ کر میگا اندر آ گئی اس گھر میں پہلی چیز جس کا بغور جائزہ لیا۔ وہ کچن تھا۔

مترجم نے بہت ہی خوبصورت انداز میں اقتباس درج کیا ہے:

> ’’میری نظر لائج میں رکھے بڑے سے صوفے کی طرف بھی گئی اس کے پیچھے بڑا سا کچن اپنے شیلف، برتنوں اور دیگر سامان کے ساتھ موجود تھا۔ کچن میں قالین اور میز جیسی کوئی چیز نہیں تھی، کچن صرف ہلکے صندلی اور زردی مائل رنگوں سے رنگا ہوا تھا۔‘‘(10)

میکا گے نے سارے گھر کو اچھی طرح دیکھا تو اس کو اندازہ ہوا، پورا گھر پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ ہر جگہ بہار کے پھولوں سے بھرے گلدان موجود تھے۔ یوایچی نے بتایا کہ میری والدہ جلدی کام سے واپس آتی ہوں گی ،تب تک تم میرے گھر کا معائنہ کر لو۔ آپ گھر میں سب سے پہلے کیا چیز دیکھنا پسند کرو گی۔ میکاگےنے کہا اورکچن میں اس نے چائے بناتے بناتے سارے کچن کو اپنے اندر سمو لیا۔ کچن میں رکھی ہر چیز اس کے ذہن نشین ہو گئی ۔

خرم سہیل نے اس ناول میں گھریلو زندگی کے بارے میں بیان کیا ہے ترجمہ نگاری کے فن سے کائنات میں چلنے والے نظام کو بیان کیا ہے اقتباس ملاحظہ کریں:

> ’’لکڑی کی زمین پر رکھے ہوئے قالین، یوایچی کی چپلیں، چند استعمال شدہ کچن کی چیزیں جو نہایت سلیقے سے ترتیب وار رکھی ہوئی تھیں۔ سلیٹی رنگ کا فرائی پین اور جرمنی کا بنا ہوا سبزی کاٹنے والا ایک نفیس اوزار مجھے بہت اچھا لگا، وہ ایسا اوزار لگ رہا تھاجس سے نہایت سُستی سے بھی کوئی چیز کو کاٹناچاہیے، تو اس کے استعمال سے وہ لطف اندوز ہی ہو گا۔‘‘(11)

میکا گے صوفے پر جا کر بیٹھ گئی اور گرم گرم چائے پینے لگی۔ یوایچی نے میکا گے سے کہاآپ مشکل وقت سے گزر رہی ہو آپ کی دادی مجھ سے انتہائی شفقت سے پیش آتی تھیں۔ ہمارا گھر اتنا بڑا ہے آپ کو کہیں اور منتقل نہیں ہونا چاہیے ،یہ بات سن کر میکا گے کا دل بھر آیا۔ اُسی وقت دروازے کی چابی گھومی اور خوبصورت سی عورت گھر میں داخل ہوئی۔

یوایچی نے تعارف کروایا یہ میری والدہ ہیں ان کا نام ایریکو ہے۔ انہوں نے خمار آلودہ آواز میں مسکراتے ہوئے کہا کیسی ہیں آپ ؟مترجم نے بہت ہی خوبصورتی سے شخصیت کے خدوخال کو بیان کیا ہے اقتباس ملاحظہ کیجیے:

''ان کے بال ریشم کی طرح ملائم تھے اور کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ ان کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں گہری چمک، مخروطی ہونٹ، الف ناک... ان کی شخصیت روشنی کی شعاعوں کا ایسا مدار تھی، جہاں سے زندگی دینے والی شعاعیں پھوٹ رہی ہوں۔''(12)

یوایچی نے میکا گے سے کہا ،کیا تم میری والدہ کو دیکھ کر گھبرا گئی ہو میکا گے نے کہا ہاں میں نے ان سے زیادہ حسین عورت کبھی نہیں دیکھی۔ یوایچی نے مسکراتے ہوئے کہا ''ان کی پلاسٹک سرجری ہوئی ہے'' میکا گے نے حیرانی سے اچھا کہا ۔یو ایچی نے بتایا کہ تم نے میری بات پوری ابھی سنی ہی نہیں یہ مرد تھے، یہ سب کچھ سن کے میکا گے کو یقین نہیں آ رہا تھا۔ اس کو یہ سب مذاق لگ رہا تھا ۔یو ایچی نے بتایا کہ ان کا نام ایریکو نہیں یوجی ہے ۔یہ سب سن کے میکاگے کے آنکھوں کو دکھائی دینے والا منظر دھندلا گیا ہو۔

یوایچی نے بتایا کہ میری پرورش انہوں نے ایک اکیلی اور تنہا عورت کی طرح کی ہے، وہ مسکرایا ''زندگی کی کیازبردست کہانی ہے میری'' میکاگے اس کی باتیں سن کے سوچ میں پڑ گئی کہ اس کی بات پر یقین کروں یا نہ یہ میرے ساتھ کوئی چالاکی تو نہیں کر رہا مگر پھر بھی میکاگے نے اس سے زیادہ ان کے کچن پر بھروسہ کر لیا اتنی عجیب کہانی سننے کے بعد میکاگے کچھ زیادہ سوچ نہ پائی،اس نے یوایچی کے ساتھ ایک فلم دیکھی پھر وہ اپنی دادی کی پھولوں کی دکان پر بات کرنے لگے ۔رات کا ایک بج چکا تھا وہ نرم سے صوفہ پر لیٹ گئی۔ میکاگے نے خود کو اس صوفے کے سپرد کر دیا۔مترجم کی واقعات نگاری کا اقتباس درج ذیل ہے:

''مجھے یقین ہے، تمہاری والدہ نے اس صوفے پر پہلی بار بیٹھتے ہی اسے خرید لیا ہو گا میں نے کہا بالکل صحیح اس نے کہا ان کے ذہن میں جیسے ہی کوئی خیال آتا ہے وہ اُس پر فوراً عمل کرتی ہیں۔''(13)

پھر میکا گے کچن کے سامنے ایک صوفہ پر لیٹ گئی اور سو گئی ۔صبح نل سے گرتے ہوئے پانی کی آواز سے جاگی اور وہ آواز کچن سے آ رہی تھی ۔میکا گے سستی سے اٹھی اور کچن کی طرف گئی تو وہاں ایریکو موجود تھیں صبح بخیر کہا تو ان کے چہرے کے تاثرات نے مجھے پوری طرح بیدار کر دیا۔ ایریکو نے فریج کھولا اور پریشان ہو گی میکاگے نے پوچھاکیا ہوا تو ایریکو نے بتایا کہ میں صبح ہمیشہ کھانا کھاتی ہو آج کچھ بھی نہیں ہے کھانے کو آؤ ہم باہر سے کچھ کھا کر آتے ہیں۔ میکا گے نے کہا اگر آپ کہے تو میں کچھ بنا دوں آپ کو ایریکو نے کہا کیا تم آدھی نیند میں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.4 2023

چھری کانٹے چلا سکتی ہو۔ میکاگے نے کہا جی بالکل جیسے ہی میکا گے نے کھانا لگایا ایریکو کھیرے کی سلاد، سوپ، چاول اور انڈوں پر پوری طاقت سے جھپٹیں یوایچی نے میکا گے سے کہا تم مجھے ووفی جیسی لگتی ہو۔خرم سہیل نے مکالمہ نگاری کا اردو ترجمہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو ایک ماہر مترجم ثابت کیا ہے ان کا مکالمہ نگاری کا انداز حاضر خدمت ہے:

''''ووفی'' ہمارا ایک پالتو کتا تھا اور یہ بات واقعی سچ ہے اس کا نام ''ووفی'' تھا ہاں شاید ووفی تھا۔ میں اس نام کو سوچنے لگی تمہاری آنکھیں ویسی ہیں اور ویسے ہی اچھے بال۔ میں نے جب کل تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تو بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکی۔ تم ووفی سے ملتی ہو۔ اچھا میں نے سوچا، میری صورت کسی کتے سے تو نہیں ملتی اور اگر ووفی بل ڈوگ ہوا تو یہ بہت بُرا ہو گا۔''(14)

ایریکو نے میکا گے سے کہا تم ہمارے ساتھ اس گھر میں رہنا جب تک کوئی اچھا سافلیٹ نہیں مل جاتا میکا گے نے جذبات میں آ کر کہا ٹھیک ہے میں کرایہ دیا کروں گی ایریکو نے کہا کرا یہ کی بجائے ہمیں کبھی کبھی سوپ والے چاول پکا کر کھلا دیا کرنا ،جوتم یو ایچی سے اچھے بناتی ہو۔

میکاگے ان کے ساتھ وہاں رہنے لگی اور اپنی جز وقتی ملازمت کو بھی جاری رکھا نوکری سے واپسی کے بعد میکاگے گھر کی صفائی کرتی، ٹی وی دیکھتی اور کیک بناتی میکاگے ایک گھریلو لڑکی کی طرح رہنے لگی تھی۔ یو ایچی اپنی پڑھائی اورملازمت میں مصروف رہتا، ایریکو اپنی رات والی نوکری کی وجہ سے مصروف رہتی تھیں تینوں کی گھر میں ایک ہی وقت میں ملاقات نہیں ہو پاتی تھی۔ میکا گے کو جتنا کچن پسند تھا اتنا ہی صوفے پر سونے میں مزا آنے لگا وہ بہت خوش رہتی تھی اس گھر میں۔

سوتا رونے میکاگے سے کہا تم تابابے کی محبوبہ ہو کیا؟ جو اس کے ساتھ رہتی ہو میکاگے کے ہاتھ میں چائے کا کپ تھا جو گِر گیا سوتا رو نے بتایا کہ پوری یونیورسٹی میں یہی بات پھیلی ہوئی ہے۔ میکاگے نے کہا نہیں ایسا کچھ نہیں ہے وہ مجھے پالتو کتا سمجھتا ہے اور اس کو بتانے لگ گئی کہ یوایچی کے گھر میں مشین بہت زیادہ پڑی ہوئی تھیں ان کو بجلی سے چلنے والی مشینوں کو خریدنے کا بے حد شوق تھا۔ ایک دن وہ لکھنے والی مشین لے کر آیا اور میکاگے سے کہنے لگا تمہیں کچھ لکھوانا ہے تو آ جاؤ لکھ دو۔ پھر ساتھ مشورہ بھی دیا کہ تم اپنے گھر کی تبدیلی کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دو ۔میں مشین میں ٹائپ کر دوں گا ان کو چھپوا کر تقسیم کر دیں گےخرم سہیل نے اس کا ترجمہ کرتے ہوئے اپنی ہنر مندی سے اس میں Twist پیدا کیا ہے وہ یوں لکھتے ہیں:

''میکا گے سا کو رائی

ٹیلی فون نمبر:---

اپارٹمنٹ: 1002

وارڈ: ---

ٹوکیو۔ جاپان''(15)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.4 2023

میکا گے خود کلامی کرتے ہوئے سوچتی ہے پتہ نہیں میں اب دوبارہ اکیلی رہ پاؤں گی کہ نہیں کچن کی کھڑکی سے وہ دوستوں کے مسکراتے چہرے یاد کرنے لگی یونیورسٹی کیمپس کی ترو تازہ ہریالی دادی کی آواز یہ سب وہ بہت یاد کر رہی تھی۔ یو ایچی نے میکا گے سے کہا کہ تم ہمارے گھر سے کہیں اور منتقل نہ ہو تمہاری دادی کو تمہاری بڑی فکر رہتی تھی اور تم اس دنیا میں ہو بھی اکیلی میری والدہ نے جو پیسے بچائے ہیں، وہ مشکل وقت کے لیے ہیں اس نے میکا گے کی آنکھوں میں دیکھا اور انتہائی خلوص سے راضی کرنے کی کوشش کی میکاگے نے ہامی بھر لی--- یو ایچی نے خوشی سے کہا میں اکیلا اب صفائی نہیں کیا کروں گا تم بھی ساتھ کروایا کرو گی۔ پھر دونوں خوشی سے اونچی آواز میں گانا گانے لگے:

دور فاصلے پر ایک لائٹ ہاؤس
آدھی رات میں ہم دونوں
تھرکتی ہوئی روشنی
ایسی لگتی ہے
جیسے درختوں کی شاخوں کے
درمیان سے پھوٹتی
ہوئی سورج کی روشنی

میکا گے کو ایک دم سے یوایچی شہزادہ لگنے لگا میکا گے اور ایریکو بہت اچھے دوست بن گئے تھے طویل گفتگو کرتی تھیں کچھ عرصے بعد میکا گے کو فلیٹ مل گیا وہ وہاں منتقل ہو گئی۔

ایک دن فون کی اچانک سے گھنٹی بجی تو یوایچی نے بتایا ایریکو کا انتقال ہو گیا یہ خبر سن کر میکا گے کے جسم سے تو جان سی نکل گئی پھر یو ایچی نے سارا واقعہ بتایا کہ کیسے ایریکو کی موت ہوئی ایک نفسیاتی مرد کو یوایچی سے پیار ہو گیا وہ کلب کے گرد چکر لگاتا رہتا تھا لیکن ایریکو نے کبھی توجہ نہ دی تو ایک دن غصہ میں آکر ایریکو پر حملہ کر دیا چاقو مار مار کر زخمی کر دیا ،مارتے مارتے ایریکو کے پاس کلب میں ایک ڈنڈہ پڑا تھا اس نے اس نفسیاتی آدمی کومار کراس کو بھی ساتھ ہی مار دیا ۔میگا کے کو ان ساری باتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا ،وہ یوایچی کے سامنے بیٹھ کر یہ سارا کچھ سننا چاہتی تھی، اس نے یو ایچی سے کہا میں تمہارے گھر آنا چاہتی ہوں۔خرم سہیل نے اس قصے کو ماضی کی یادوں کا سہارا لے کر اپنے ترجمے کی فن کاری دکھائی ،وہ یہاں بیان کرتے ہیں:

> ’’میں شاید ان سے گزشتہ مہینے آخری بار ملی تھی اور ہماری یہ ملاقات ایک دکان پر ہوئی تھی--- میں پوڈنگ لینے دکان پر گئی تو وہاں ایریکو سے آمنا سامنا ہو گیا ان کے ہاتھ میں کافی کا ڈبہ تھا۔ میں نے ان کو مخاطب کیا محترمہ ایریکو انہوں نے مجھے دیکھا، میرے ہاتھ تھام لیے اور کہا میکاگے جب سے تم نے ہمارا گھر چھوڑا ہے بہت کمزور ہو گئی ہو وہ مسکرائیں وہ نیلے رنگے کا لباس زیب تن کیے ہوئے تھیں، جب میں دکان سے باہر نکل رہی تھی تو ان کو دیکھا اور کہا آج آپ میں کچھ مردانہ جھلک دکھائی دے رہی ہے انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا بیچار میں۔ میری بیٹی بہت تیز ہے، شاید جوان ہو رہی ہے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.4 2023

میں نے جواب دیا میں جوانی دونں نے قہقہہ لگایا۔۔۔ یوں ہم مسکراتے ہوئے جدا ہو گئے یہ ہماری ملاقات تھی۔''(16)

آخر کار میکاگے نے اپنے دانت صاف کرنے والا برش اور تولیہ بیگ میں ڈالے اور اپنے فلیٹ سے نکل آئی میکا گے کو اپنی دادی دادا والدین کے انتقال پر اتنا دکھ نہیں ہوا جتنا کہ ایریکو کی موت پر ہوا۔

میکاگے جب یوایچی کے گھر پہنچی تو کمزور سے یو ایچی نے خوش آمد کہاپھر اس کو کافی بنا کر دی ۔یوایچی بتانے لگ گیا کہ ایریکو میری ماں اور باپ دونوں تھی ۔ان کے ہوتے مجھے کسی بات کی پریشانی نہیں ہوتی تھی ،جب ان کی موت ہوئی تو کلب کی لڑکیوں نے رو رو کے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا ،مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میں کیا کروں مجھے تم یاد آ رہی تھی ،لیکن کال کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ میکاگے نے کہا ہم دونوں ایک جیسے ہیں ایک ایک کر کے ہمارے سب اپنے مر گئے اور ہم دونوں دوست بن گئےخرم سہیل نے مکالمہ نگاری کا اردو ترجمہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو ایک ماہر مترجم ثابت کیا ہے ان کا مکالمہ نگاری کا اندازہ حاضرِ خدمت ہے:

''اب میں یتیم ہو چکا ہوں۔ یو ایچی نے کہا میں دُہری یتیم ہوں۔ میں نے دھیمی مسکراہٹ سے کہا اور اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔''(17)

یوایچی کو ایریکو کی الماری میں سے ایک وصیت ملی ،جس کو اس نے میکا گے کو دیا کہ وہ پڑھے اس میں لکھا تھا یو ایچی میری جان کو خطرہ ہے ،بہت جلد میرا قتل ہو جائے گا اس لیے میں تمہیں وصیت کرتی ہوں کہ میکا گے کو اپنے ساتھ رکھنا مجھے وہ بچی بہت پسند ہے اور میں اپنی ساری جائیداد تمہارے نام کر رہی ہوں سوائے کلب کے۔مترجم نے اپنے ترجمے کی فن کاری دیکھتے ہوئے یہاں منفرد انداز اپنایا:

''یو ایچی میں جو کہنے والی ہوں، اس پر غور کرنا اگر میں مر جاؤں تو تم بالکل اکیلے ہو جاؤ گے لیکن تمہارے پاس میکاگے ہے۔ میں مذاق نہیں کر رہی ہمارے کوئی رشتے دار بھی نہیں ہیں۔ جب میں نے تمہاری ماں سے شادی کی تھی تو اس کے خاندان سے تعلق ختم کر لیا تھا میں تم سے درخواست کرتی ہوں، ان سے کبھی تعلق مت جوڑنا، ٹھیک ہے۔۔۔ اس وقت میں ایک مرد کی زبان میں لکھنا چاہتی تھی مگر میں نے اس حقیقت کو سمجھا کہ میں جسم اور روح دونوں میں عورت ہوں۔ نام اور حقیقت دونوں میں ماں ہوں۔ یہ سوچ کر میں مسکرانے بھی لگتی ہوں۔۔۔ اس خط کے ساتھ کاغذات میں تمہیں جائیداد کی تفصیلات مل جائیں گی ،مجھے پتا ہے یہ قانونی کاغذات تمہاری سمجھ میں نہیں آئیں گے اس لیے وکیل کو فون کر لینا۔۔۔ اکلوتا بچہ ہونا کتنا اچھا ہوتا ہے نا؟ (ایریکو)'' (18)

رات ہوتے ہی میکا گے اور یوایچی سو گئے اگلے دن میکا گے اُٹھی اور ڈبل روٹی چائے کے ساتھ کھانے لگی اتنے میں یو ایچی بھی آ گیا، میکاگے نے اپنی آدھی ڈبل روٹی اُسے دے دی اور وہ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.4 2023

دودھ کے ساتھ کھانے لگا ،یوایچی نے پوچھا کیا تم آج اپنے گھر واپس چلی جاؤ گی ،میکا گے نے کہا جی شام کے کھانے کے بعد جاؤں گی اتنے میں یو ایچی نے کہا پھر مجھے ایک بار ریسٹورنٹ جیسا لذیذ کھانا ہی پکا کر کھلا دو ،میکا گے نے کہا ٹھیک ہے یہ کچھ سامان لے آؤ، میں تمہاری مرضی کا پکا دیتی ہوں میکا گے نے گرمیوں کی چھٹیوں میں کھانا بنانا سیکھا تھا ،جب اُس کو کھانا پکانے کا جنون چڑھ گیاتھا، پھر وہ ہر وقت کھانا بنتی رہتی تھی۔اقتباس ملاحظہ کریں:

> ''کسی ماہرپکوان کے نائب کی ملازمت مل جانا بہت خوش نصیبی کی بات ہوتی ہے وہ پکوان کورسز کی کلاسیس لیتی ہیں اس کے علاوہ ٹی وی اور میگزین میں بھی نظر آتی ہیں اور کافی مشہور ہیں۔ ایسا کیوں تھا، اتنے سارے لوگوں کے باوجود یہ ملازمت مجھے ہی ملی؟ جب میں نے ان عورتوں کو دیکھا جو کلاس لینے آتی تھیں، تو مجھے سمجھ آیا ان عورتوں کا رویہ مجھ سے بہت تھا وہ عورتیں بڑی خوشی سے اپنی زندگی گزار رہی تھیں ان کے والدین نے انہیں سکھایا تھا کہ کسی بھی کام کو کرتے ہوئے اپنی خوشیوں کے دائرے سے باہر مت نکالنا اور وہ اسی لیے حقیقی خوشیوں کو نہ جان سکیں۔''(19)

ایک دن میکا گے اپنے بیگ سے نیل پالش ریموور ڈھونڈنے لگی کہ اچانک سے دروازہ پر کوئی آیا اُس نے پوچھا میکاگے ہیں؟ میکاگے نے حیرانی سے دروازے کی طرف دیکھا تو ایک لڑکی تھی چھوٹے قد کی گول مٹول سی تھی ہونٹ غصے سے ملے ہوئے تھے، میکاگے نے پوچھا کون ہو تم تو اس نے اپنا نام اُوکونو بتایا اور ساتھ ہی کہنے لگی مجھے تم سے بات کرنی ہے ،میکاگے نے کہا میں ابھی مصروف ہوں بعد میں فون کر لینا تو اس نے غصے سے کہا یو ایچی کے گھر، کیوں کہ تم وہاں ہی تو رہتی ہو اور ساتھ ہی کہنے لگی، یو ایچی سے دور رہا کرو ،میں اس سے پیار کرتی ہوتی ہوں میکاگے نے کہا پہلے کہاں تھی جب اس کی والدہ کا انتقال ہوا اس کو تسلی دینے کیوں نہیں آئی، تم کیسی محبوبہ ہو جس کو یہ تک خیال نہیں کہ اس کا عاشق پریشانی میں ہے۔

میکا گے اپنے کام کے سلسلے میں اِئی زُو کے لیے گئی اس کے ساتھ ساتھ عملے کے لوگ ایک کمرہ میں تھا وہ یہ سفر بہت یاد گار بنانا چاہتی تھی وہ ہر لمحے کو اچھے سے جی رہی تھی ایریکو کی موت یوایچی کا ساتھ وہ سب کچھ بھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ کئی مہینوں تک وہاں رہی اور خود کو بدلنے لگی وہ سکون ڈھونڈنا چاہتی تھی مگر افسوس اس کا سکون یوایچی کے ساتھ ہی تھاخرم سہیل نے عورت کے جذبات کو اپنے ترجمہ نگاری کے فن سے منفرد انداز میں بیان کیا ہے اقتباس ملاحظہ ہو:

> ''میکاگے نے یو ایچی کو کال ملا لی یوایچی نے فون اٹھایا۔ ''ہیلو'' اس کی آواز سن کر تسکین ملی میکاگے یہ تم ہو تمہیں کیسے پتا چلا میں کہاں ہوں ہاں ظاہر ہے چیکا نے بتایا ہو گا اس کی آواز سے ہمارے درمیان موجود فاصلہ محسوس ہو رہا تھا میں نے اپنی آنکھیں بند کیں اس آواز کو سنا جو مجھے بہت یاد آ رہی تھی۔''(20)

پھر میکاگے یوایچی کو ملنے اس کے ہوٹل گئی جو پہاڑی کے اوپر واقع تھا ،سردی بہت زیادہ تھی لیکن اس کے باوجود میکاگے کھانا بنا کر ساتھ لے گئی اور پتھروں کے اوپر سے گزرنے لگی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.4 2023

بہت مشکل سے وہ اس ہوٹل کے پاس پہنچی وہ یو ایچی کے کمرے کا اندازہ لگا رہی تھی کہ کونے والا ہو گا وہ اس طرح کرتی چھت پر پہنچ گئی وہاں بارش کا پانی جمع ہوا تھا جس سے اس کی ٹانگیں بھیگ گئی تھیں پہاڑی پر چڑھتے ہوئے اس کے بازو سے خون نکلنے لگا۔ پھر بھی ہمت کرتے ہوئے وہ یوایچی کے کمرے کی کھڑی پر پہنچ گئی۔ خرم سہیل کچن کے اس ترجمے میں ،اس موڑ پر یوں ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یوایچی نے کمرے کی ٹیوب لائٹ جلائی اور خوف زدہ ہوتے ہوئے کھڑکی کو کھولا۔ کھڑکی کے اوپر سے صرف میرا سر دکھائی دے رہا تھا۔ یوایچی نے مجھے غور سے دیکھا میکاگے میں نے سرہلایا ہاں اس نے حیرانی سے کھڑکی کھولی اور میں اندر داخل ہو گئی۔''(21)

میکاگے یوایچی سے کہنے لگی میں تمہیں یہ کھانا دینے آئی تھی اسے تسودون کہتے ہیں بہت مزے کا کھانا ہے پھر میکا گے یوایچی سے کہتی ہے اچھا اب میں چلتی ہوں ورنہ گاڑی چلی جائے گی پھر جاتے جاتے یو ایچی سے کہتی کہ میں چاہتی ہوں میں اس سے بھی مشکل سفر کروں لیکن انتہا نہیں بلکہ ہم ایک ساتھ کرئے میں تمہیں سوچنے کا وقت دیتی ہوں سوچ کے مجھے بتانا۔

یہاں ایک اور کردار بھی نظر آتا ہے ہمیں ''ہیتوشی'' جس سے زیادہ تر ٹرین میں ساتسو کی ملتی تھی لیکن وہ اس کی یونیورسٹی میں ہی پڑھتا تھا۔ اس کے پاس ایک چھوٹی سی گھنٹی تھی اس کو تب دی جب یہ محبت کے رشتے میں جڑ چکے تھے۔ وہ گھنٹی چار سال تک اس کے پاس رہی اتنی محبت تھی کہ اس کے بغیر جتنے کا کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ لیکن جلد ہی اس کی موت واقع ہو گی۔خرم سہیل مزید لکھتے ہیں:

''اب وہ سب کچھ ختم ہو چکا ہے میرا چیخنے کو دل چاہتا ہے سارے خدا شیطان کا کوئی روپ ہیں یا وہ بری نیت رکھتے ہیں۔ ہیتوشی سے مجھے بے پناہ محبت تھی اپنی زندگی سے بھی زیادہ۔''(22)

ہیتوشی کی موت کے بعد اس کو سونے سے بھی خوف آتا تھا کیونکہ خواب میں بھی اس کو ہیتوشی ملتا تھا وہ خود کو مصروف رکھنے لگائی، اپنے گھر کے کاموں میں مگر اس کی ایک ہی خواہش تھی صرف اور صرف ہیتوشی کو دیکھنا وہ بچپن سے محرومیوں کا شکار تھی کبھی کتامر گیا کبھی چیڑ یا مرگئی۔ وہ ان سب سے باہر نکلنا چاہتی تھی اس لیے وہ صبح جلدی اُٹھ جاتی سیر پر دریا کے پاس چلی جاتی وہاں کافی وقت تک رہتی۔

ہیتوشی کی ملاقات سکول میں ہیراگی سے ہوئی ،جب اس کا دکھ سنا تو اس کو محسوس ہوا اس کا تو غم توڑا ہے ،اس کا ایک محبوب ہی مر ہے اور ہیراگی کا تو محبوبہ کے ساتھ بھائی بھی مر گیا ہے۔ ہیراگی اور ہیتوشی دونوں نرم دل تھی وہ لڑکیوں کا یونیفارم پہن کر سکول جاتا تھا۔ کیا تم ہمیشہ پہنتے رہو گے اس نے جواب دیا پتہ نہیں۔خرم سہیل نے خوبصورت انداز میں اس کی مکالمہ نگاری کا ترجمہ کیا ہے:

''میں جانتا ہوں میں بچہ ہوں، جب میں لڑکیوں والا یونیفارم اتارتا ہوں تو میں خود کو اتنا تنہا محسوس کرتا ہوں کہ مجھے رونا آ جاتا ہے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.4 2023

مگر ہم سب مشکل میں بہن بھائی ہیں۔ مجھے تمہاری بہت فکر رہتی ہے، میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔''(23)

آج کے بعد میں تمہیں فون کیا کروں گی شکریہ، شکریہ

ساتسو کی کو ایک دن دریا پر سیر کرتے ہوئے ہیتوشی نظر آیا اس کو سمجھ نہ آئے یہ سچ ہیں یا جھوٹ وہ دریا کے ایک کنارے کھڑی تھی اور ہیتوشی دوسری طرف کھڑا تھا اس کو دیکھ کر ساتسو کی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے وہ جس کی تصویر اس کے دل میں رہتی تھی وہ اس کی آنکھوں کے سامنے تھی لیکن یہ اس کا خواب تھا کیونکہ وہ اس کو ہر وقت سوچتی رہتی تھی۔

خرم سہیل بحیثیت مترجم ایک منفرد ترین صاحبِ اسلوب مترجم ہیں خرم صاحب نے یہ ترجمہ کچن کے عنوان سے ترجمہ کیا ہے اس ناول میں ایک عورت کی کہانی جو کچن کے گرد گھومتی ہوئی نظر آتی ہے خرم صاحب کا کمال فن یہ ہے کہ انہوں نے اپنے تراجم میں کچن کی خصوصیات کو ہر جگہ برقرار رکھا ہے میں یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ خرم صاحب کے تراجم اپنی اثر پذیری میں اصل کے ہم پلہ ہیں البتہ یہ ضرور کہوں گی کہ ترجمانی کا پورا حق ادا کر سکتے ہیں اور خرم صاحب کو ایک بلند پایہ مترجم ثابت کرتے ہیں۔

خرم صاحب کا وسیع مطالعہ اور ذخیرہ الفاظ کی وجہ سے یہ ترجمہ اتنا سلیس ہے اور ان کو جاپان کی تہذیب و ثقافت سے آگاہی حاصل ہے۔ خرم صاحب کے ثابت قدم اور مستقل مزاج ہونے کی وجہ سے بھی ترجمہ اتنا شاندار ہوا۔ خرم صاحب وہ مترجم ہے زبان کے ادب اور ترجمے کے قاری کے مابین براہِ راست تعلق پیدا کردیتے ہیں اورترجمہ پڑھتے وقت قاری کو مترجم کا وجود کھٹکتا بھی نہیں ہے۔

ترجمہ نگار نے مصنف کی بات یا خیال کو ایک نئے انداز اور نئے اسلوب میں پیش کر کے گویا اپنی ایک انفرادی شان پیدا کر دی ہے اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ترجمہ نگار بیک وقت دوہری ذمہ داری سے گزرا ہے اس نے ادب کی زبان پر قادر ہونے کے ساتھ ساتھ ترجمہ کی زبان پر وسیع مہارت حاصل کی۔ خرم صاحب کو دونوں زبانوں کے ادبی سرمائے سے واقفیت حاصل ہے۔

خرم سہیل صاحب نے بتایا کہ جاپانی دنیا میں میرے استاد جناب توشی کا زوایسو مورا صاحب، جو ایک بہت سینئر جاپانی سفارت کار ہیں اور ان کو اردو زبان پر مکمل عبور رکھتے ہیں لکھنے پڑھنے اور بولنے پر، انہوں نے مجھے رہنمائی فراہم کی، ساتھ ساتھ دفتر میں کچھ اور جاپانی دفتری ساتھیوں نے بھی معاونت کی۔ ان سب دوستوں کی مدد سے یوں اس ناول کا ترجمہ مکمل کیا۔خرم صاحب راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتاتے ہیں:

''کچن کے اُردو ترجمے کا خیال مجھے اس طرح آیا کہ میری ایک دفتر کی ساتھی تھیں، جن کا نام ایشا تھا، جہاں میں قونصل خانہ جاپان، کراچی میں کام کرتا تھا، انہوں نے مجھے اس ناول کو پڑھنے کا مشورہ دیا تھا، پڑھنے کے بعد مجھے لگا کہ اس کا اردو میں ترجمہ ہونا چاہیے یوں میں نے اس پر کام شروع کیا۔''(24)

خرم صاحب نے اس ناول کو انگریزی میں پڑھا تھا پھر ایک پاکستانی دوست اور انگریزی زبان کے استاد، ''مونس آزاد'' نے انگریزی زبان کے لحاظ سے معاونت کی۔ یوں انگریزی اور جاپانی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.4 2023

دونوں زبانوں کے ماہرین کی بدولت خرم صاحب نے اپنے ترجمے کو کافی مستند اور متن سے قریب تر بنایا۔خرم صاحب نے راقمہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا:

> ’’اسی ناول کے سلسلے میں ایک اٹالین یعنی اطالوی زبان کے مترجم نے مجھے سے رابطہ کیا، وہ جاپان کی ناگویا یونیورسٹی میں انٹرنیشنل اسٹڈیز کے پروفیسر ہیں، انہوں نے اردو ترجمے کو تلاش کیا اور مجھ سے رابطہ کیا ان کا نام پروفیسر ایسا نڈروجی جیر یوینی ہے۔ پھر وہ اپنی تدریسی مصروفیات میں سے وقت نکال کر کراچی مجھ سے ملنے بھی آئے اور ان سے ملاقات بہت یاد گاررہی، وہ اس جاپانی مصنفہ، جن کا نام بانا نا پوشی موتو ہے، ان سے رابطے میں بھی ہیں، انہوں نے کہا کہ میں آپ کا ناول ان کو بھی پیش کروں گا۔ کچن کے حوالے سے یہ بھی ایک یاد گار واقعہ ہے۔‘‘(25)

یوں خرم صاحب کا یہ ترجمہ بہت ہی شاندار سادہ، آسان، سلیس ہیں قاری کو پڑھتے ہوئے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کسی اور زبان کا ناول پڑھ رہا ہے۔ خرم صاحب نے ایک اور کتاب کا ترجمہ بھی کیا گینجی کی کہانی یہ دراصل تو باقر نقوی صاحب کا کام تھا لیکن ان کی وفات کے بعد خرم صاحب نے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا اور اس میں حواشی لکھ کر تو قاری کے لیے اور بھی آسان کر دیا۔ اسی وجہ سے جاپان میں بھی خرم صاحب کے ترجمے کو بہت زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ گینجی کی کہانی وہاں کی یونیورسٹی میں سلبس کے طور پر بھی پڑھی جاتی ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ خویشگی، محمد عبداللہ خان، فرہنگ عامرہ، اسلام آباد: متقدرہ قومی زبان پاکستان، طبع دوم، 2004ء،ص 122
۲۔ عبدالحق، مولوی، اردو انگریزی لغت، لاہور: فیروز سنز، 1981ء،ص 247
3- مرزا حامد بیگ، ڈاکٹر، فن ترجمہ نگاری، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2019ء،ص 44
4- عبدالحق، ڈاکٹر، مقدمات، حصہ دوم، کراچی: مطبوعہ انجمن ترقی اردو، 1981ء،ص 303
5- خلیق انجم، فن ترجمہ نگاری، علی گڑھ: سر سید بک ڈپو جامعہ اردو میڈیکل روڈ، 1995ء،ص 10
6- خرم سہیل، کچن، کراچی: راحیل پبلی کیشنز، 2015ء،ص 5
7- ایضاً،ص 7
8- ایضاً،ص 12
9- ایضاً،ص 17
10- ایضاً،ص 13

11- ایضاً،ص 18
12- ایضاً،ص 20
13- ایضاً،ص 28
14- ایضاً،ص 37
15- ایضاً،ص 59
16- ایضاً،ص 91
17- ایضاً،ص 97
18- ایضاً،ص 105
19- ایضاً،ص 134
20- ایضاً،ص 135
21- ایضاً
22- ایضاً
23- ایضاً
24- انٹرویو، راقمہ، خرم سہیل، برقی رابطہ ،وقت 11:35، 4 جون 2023ء
25- انٹرویو، راقمہ، خرم سہیل، برقی رابطہ،وقت 11:45، 4 جون 2023ء